نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

کالا باغ ڈیم کا خطرناک اور متنازعہ فیصلہ

ملکی وحدت کو داؤ پر نہ لگایا جائے

حکمرانوں کی ناعاقبت اندیشی اور اُن کی جہالت پر جتنا بھی ماتم کیا جائے وہ کم ہے۔ پاکستان کی یہ بدقسمتی ہے کہ اسے اکثر ایسے نالائق اور مطلق العنان حکمرانوں سے پالا پڑا ہے جو خود کو افلاطون اور اپنے فیصلوں کو پتھر کی لکیر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے غلط فیصلوں کے طفیل ہم پہلے ہی مشرقی پاکستان گنوا بیٹھے ہیں پھر بھی حکمرانوں نے اس دلخراش واقعے سے کوئی بھی عبرت کا سبق حاصل نہیں کیا۔ اب جبکہ قدرتی آفت زلزلے کے بعد تمام قوم یکجان' یک زبان اور یکجہتی کی لڑی میں پروئی جا چکی تھی اور پھر کئی دہائیوں کے بعد اپوزیشن اور حکومت بھی اس حساس موقع پر ایک دوسرے کے ساتھ کئی امور پر تعاون کر رہے تھے اور پاکستان کا ایک اچھا تاثر من حیث القوم باہر دنیا پر قائم ہونے لگا تھا لیکن ابھی دو ماہ بھی مشکل سے پورے ہوئے تھے کہ پرویز مشرف صاحب نے کالا باغ ڈیم جیسے متنازعہ ترین ایشو کو ایسے شدومد اور بغیر کسی سے مشورہ لئے بے وقت چھیڑ دیا کہ عقل وخرد اس حساس موقع پر اس بے وقت کی راگنی پر حیراں ولرزاں ہے۔ اس متنازعہ مسئلہ پر اب ساری حکومت کی توجہ مرکوز ہو گئی ہے اور بیچارے زلزلے سے متاثرہ 45 لاکھ سے زائد افراد کو ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے اور ان کی ساری چیخ وپکار اب کالا باغ ڈیم کے ایشو میں ڈوب کر رہ گئی ہے اور نتیجتاً اب برف کا کفن' خطرناک بارشیں اور موت کی وادیاں ان کی ''دادرسی اور غمخواری کی تدبیریں'' کر رہی ہیں۔

کالا باغ ڈیم گزشتہ ۳۰/۳۵ برس سے ایک متنازعہ ایشو ہے۔ جس کو مختلف حکمرانوں اور مختلف سیاسی پارٹیوں نے اپنی سیاست چمکانے کیلئے گاہے گاہے استعمال کیا ہے اور نتیجہ کے طور پر ہمیشہ ملک میں شدید افراتفری اور لاقانونیت' تعصب اور وفاق کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کی صدائیں بلند ہوتی رہی ہیں۔

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ بڑے آبی ذخائر اور بجلی کی پیداوار بڑھانے اور اس کی قیمت کم کرنے کے لئے ملک میں ڈیموں کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارے ملک میں چھوٹے بڑے کل ڈیموں کی تعداد 70 کے لگ بھگ ہے جس میں بمشکل بڑے ڈیم تین چار ہوں گے جبکہ پڑوسی ملک ہندوستان میں یہ تعداد ہزاروں سے تجاوز کر چکی ہے۔ اسی طرح افغانستان' ایران اور چین اور دیگر چھوٹے بڑے ملکوں میں بھی یہ تعداد لاتعداد ہے۔ لیکن بدقسمتی سے حکمرانوں نے ان

پچاس ساٹھ سالوں میں پاکستان اور عوام کو حقیقت میں کچھ بھی نہیں دیا۔ انہوں نے ساری توانائی صرف کالا باغ ڈیم جیسے متنازعہ ایشو پر ہی مرکوز رکھی۔ اگر اس ڈیم کے بجائے دیگر ڈیموں پر اُس وقت کام شروع ہو جاتا تو اب تک بھاشا ڈیم' اکھوڑی ڈیم' سکردو ڈیم اور دیگر چھوٹے بڑے درجنوں ڈیم پایہ تکمیل تک پہنچ جاتے۔ اب یہ ایسے ڈیم کو بنانا چاہتے ہیں جس کے خلاف ملک کے تین صوبے آخری حدوں تک پہنچ چکے ہیں۔ تینوں صوبوں نے اپنی اسمبلیوں سے ڈیم کے خلاف قرارداد مذمت منظور کرالی ہیں۔ صوبہ سرحد' صوبہ سندھ اور بلوچستان کی سیاسی' مذہبی اور قوم پرست جماعتیں اس کے خلاف متحد ہیں۔ اسی طرح بڑی سیاسی جماعتیں بھی اس ڈیم کو صوبوں کے لئے زہر قاتل سمجھتی ہیں۔ صرف پنجاب واحد صوبہ ہے جس کو اس ڈیم سے زیادہ فائدہ پہونچنے کی توقع ہے۔ اگر چہ پنجاب بھی پاکستان کی مرکزی اکائی ہے اور اس کی ترقی بھی پاکستان اور ہم سب کی ترقی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس منصوبے میں دوسرے صوبوں کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس سے قبل ماضی میں بھی پانی اور این ایف سی کے معاہدوں میں دیگر صوبوں کی نسبت پنجاب کو زیادہ سے زیادہ نوازا گیا ہے۔ اس حساس موقع پر صدر کے اس بیان نے مزید جلتی پر تیل کا کام کیا ہے کہ ''پنجاب کے لئے کالا باغ ڈیم ضرور بننا چاہیے ورنہ پنجاب کسی بھی حکومت کو گرا سکتا ہے۔ اور ہم پنجاب کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔''

ایسے بیان پر اس کے خلاف تمام صوبے یک آواز ہو گئے ہیں۔ اور ہر سُو تعصب کی ہوائیں اور نفرت کی صدائیں صاف سنائی دے رہی ہیں۔ بدگمانی اور احساس محرومی کا لاوا بھی کسی وقت پھٹ سکتا ہے۔ جو تباہی میں ۸ر اکتوبر کے زلزلے سے بڑھ کر ہوگا۔ اس کے بعد صدر صاحب نے ایک اور شوشہ چھوڑ دیا کہ ڈیم سے نہریں بھی نہیں نکلیں گی۔ سابق چیئرمین واپڈا اور سابق کالا باغ ڈیم پروجیکٹ کے چیف ایگزیکٹو شمس الملک نے واضح طور پر میڈیا میں کہہ دیا ہے کہ ''اگر صوبہ سرحد کیلئے کالا باغ ڈیم سے نہر نہ نکالی گئی تو یہ صوبہ سرحد کیلئے موت ہوگی۔ کیونکہ تمام صوبوں میں زمین کے آبیانے کا نرخ تقریباً یکساں ہے۔ اگر نہر نہ نکالی گئی تو اس کی قیمت بارہ ہزار روپے فی ایکڑ تک پہنچ جائیگی جو کہ سرحد کیلئے خودکشی کے مترادف ہوگی۔'' اسی طرح نہر نہ نکالی گئی تو سندھی بھی اپنی زمینوں کو کیسے سیراب کر سکیں گے؟

صوبہ سندھ جو پہلے ہی خشک سالی کا شکار ہے اور اس کی زراعت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے' اب اگر دریائے سندھ پر ڈیم بھی بنالیا جائے تو اس سے ضرور صوبہ سندھ کو مزید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح صوبہ سرحد کا ایک بڑا حصہ پانی میں ڈوب جائے گا۔ اور صوبہ کے اہم اور مرکزی اضلاع ہمیشہ کے لئے پانی کی نذر ہو جائیں گے۔ سب سے زیادہ متاثر ہونے والا علاقہ ہمارا نوشہرہ کا ضلع ہے۔ اور خصوصاً اکوڑہ خٹک کا تاریخی' علمی و سیاسی شہر کے پانی سے بُری طرح متاثر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ اسی طرح دارالعلوم حقانیہ جیسا بین الاقوامی علمی و روحانی ادارہ بھی خدانخواستہ پانی اور سیلابوں کی زد میں آجائے گا۔ اس کے علاوہ صوابی' مردان' چارسدہ اور پشاور کے اضلاع بھی اس کے منفی اثرات سے بری طرح متاثر ہوں گے۔ صوبہ سرحد جو پہلے ہی تربیلا ڈیم سے کافی نقصان اٹھا چکا ہے اور اس کی

ہزاروں ایکڑ زمین پانی کے سیم وتھور کی نذر ہوگئی ہے۔

اگر کالا باغ ڈیم کا فنی جائزہ بھی لیا جائے تو یہ کوئی بڑا طویل المدت منصوبہ نہیں۔ اس کی عمر صرف ۲۰ یا ۲۲ برس ہوگی پھر اس کے بعد اس ڈیم کی کارکردگی اور پیداوار کسی کام کی بھی نہیں رہے گی۔ حکومت کالا باغ ڈیم کے متعلق یہ پروپیگنڈا بھی کر رہی ہے کہ اس سے 3600 یا 4000 میگا واٹ بجلی پیدا ہوگی' لیکن ایک بڑے فنی ماہر کے سروے کے مطابق اس ڈیم سے 800 یا 1000 میگا واٹ بجلی پیدا ہوگی صرف ہزار میگا واٹ بجلی کے لئے اتنا بڑا خسارے کا سودا کہاں کی دانشمندی ہے؟ حکومت اس متنازعہ فیصلہ پر دو ارب روپوں کے قریب مصارف کر چکی ہے' حکومت کو چاہیے کہ وہ ملکی وحدت اور صوبوں کی یکجہتی کی خاطر اس منصوبے کو ترک کردے کہیں ایسا نہ ہو کہ ملکی وحدت کی قربانی کی قیمت پر ہم ڈیم بنالیں اور خدانخواستہ دیگر صوبے کل کو مرکز و پنجاب کے خلاف اعلان جنگ نہ کر بیٹھیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں اس طرح کی حق تلفیاں کارفرما تھیں۔ حالات کو بالکل اسی سمت میں لے جایا جارہا ہے۔

وہ پاکستان جو لاکھوں مسلمانوں کی بے نظیر قربانیوں سے معرض وجود میں آیا تھا۔ خدارا اس کو مزید تقسیم ہونے سے بچائیں۔ پہلے ہی قوم پرست ولسانی جماعتیں ملک کے درپے ہیں۔ شاید اب اس ایشو سے ایسی قوتوں کو نئی زندگی دی جارہی ہے حکومت کو چاہیے کہ وہ دوسرے آپشن پر بھی غور کرے۔ مثلاً ایٹمی بجلی گھر تعمیر ہونے چاہئیں۔ الحمدللہ ہم پہلے ہی ایک ایٹمی قوت کی حامل قوم ہیں۔ دوسرے ممالک اس مثبت سوچ میں ہماری حسب سابق بھرپور مدد کریں گے۔

ملک میں اس وقت کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے خلاف مکمل اتفاق رائے ویکجہتی ہے اور دوسری جانب صرف پرویز مشرف اور مسلم لیگ (ق) کا بھی سارے نہیں کچھ حصہ کھڑا ہے۔ یہ کیسی جمہوریت اور کہاں کا انصاف ہے؟ اور کہاں کی حب الوطنی اور کس قسم کی سوچ کا مظاہرہ؟ اگر عدل وانصاف کا یہی معیار اور حکمرانوں کا یہی طرز حکومت رہا تو ملک وقوم کا کیا حشر بنے گا؟

مکہ معظمہ میں او آئی سی کا ''روایتی'' اجتماع

ع نشستند' گفتند' برخاستند

گزشتہ دنوں عالم اسلام کے قلب مکہ معظمہ میں مسلمانوں کی برائے نام تنظیم او آئی سی کا غیر معمولی اجلاس بڑے طنطنے' ولولے' تزک واحتشام اور گھن گرج کے ساتھ اس امید پر شروع ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ اجتماع عالم اسلام